اَدَبیات

فرشِ بہار

تاریخ اسلام کا ایک واقعہ

(جناب الم مظفر نگری)

ایک فرشِ ہفت رنگ تھا نوشیرواں کے پاس
فرشِ بہار کہتے تھے سب جس کو خاص و عام

تھا صنعتِ عجم کا وہ بے مثل شاہکار
جس سے خجل تھا جلوۂ گردونِ سبز فام

رشکِ بہارِ گل تھا، جواہر نگار تھا
گویا تھا ایک گلشنِ فردوس التزام

گلکاریوں میں اس کی تھے موتی جڑے ہوئے
جیسے فلک پہ جلوۂ پروینِ خوش نظام

آتا تھا باغِ دہر میں جب موسمِ بہار
لاتے تھے باہر اس کو بصد شوق و احترام

بچھتا تھا لالہ زار میں اور اس پہ بادشاہ
یوں بیٹھتا تھا جیسے فلک پر مہِ تمام

ارکانِ سلطنت بھی سب از روئے مرتبہ
ہوتے تھے اپنی اپنی جگہ فائز المرام

اہلِ نشاط و عیش کا ہوتا تھا اک ہجوم
ساقی کے فیضِ عام سے چلتا تھا دورِ جام

جاری رہا یہ سلسلہ تا عہد یزدگرد
تاآں کہ حق نے یوں لیا باطل سے انتقام
عہدِ عمرؓ میں تا بہ مدائن خدا کی فوج
پہنچی اور اس پہ ہو گئی قابض باحتشام
اسلامیوں نے بادہ گلرنگ کے عوض
ان کو چکھائی تلخیِ صہبائے انہزام
وہ فرش اور مالِ غنیمت بحکم سعد
لایا گیا حضورِ خلیفہ رضؓ باہتمام
جب بٹ چکی غنیمتِ برحق تو بعد میں
وہ فرش رہ گیا کہ تھا محبوبِ خاص و عام
پیدا ہوا سوال کہ کیا کیجئے اسے
تھی بعض کی یہ رائے نہ ہو اس کا انقسام
ہے بے نظیر صفت ایراں کی یادگار
یونہی باحتیاط یہ رکھا رہے مدام
لیکن جناب شیرِ خدا مرتضیٰ علی
کہنے لگے بعید حقیقت ہے یہ کلام
رکھا نہ جائے مرکزِ اسلام میں یہ فرش
شامِ نگاہ اس پہ لنڈھائے گئے ہیں جام
یہ یادگار بادہ پرستی ہے مطلقاً
اس کے وجود نحس کا لازم ہے انعدام
میرِ عرب نے سن کے یہ ٹکڑے کیا اسے
پھر جس کا حق تھا دیا ان کو بلطفِ عام
تائیدِ حق کے ہاتھ میں میزانِ عدل تھی
اسلام کا یہ دور تھا جمہوریت نظام